سُبحان السُبُّوح
ادارہ نور اسلام
حسب الارشاد
سید محمد معصوم جیلانی
قادری نوری

خاتِ کمال بر وجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اُس سے ممکن نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا، اور صفت کا بر وجہ کمال ہونا یہ معنی کہ عاطلہ دائرہ سے خارج نہ ہو

اِنَّ الَّذِیْنَ

الحمد للہ

سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانیوالے تمام وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلّدین سب سے اگرچہ وہ اصلا خبیثہ امکانِ کذب و وقوعِ دروغ خدا کا بے مثال ردّ و ابطال اُن کے شبہات واہیہ باطلہ و اوہام عاطلہ کا دفع و ازہاق بر وجہ کمال اُن پر اُن کی حماقتوں وقباحتوں کو اظہار خباثتوں نجاستوں کو واضح و آشکار کرنیوالے چھ رسالے

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

سُبحٰنَ السُّبُّوح
عن
عیبِ کذبٍ مقبوح

۱۳۰۷

مزقِ[۲] تلبیس ادعائے تقدیس والنہیۃ[۳] الجباریہ علٰی جہالۃ الاخباریہ دپیکانِ[۴] جانگداز بر مکذبان بے نیاز و دامانِ[۵] باغ سبحٰن السبوح والقمع المبین[۶] لآمال المکذبین

از افادات و افاضات

حضور پر نور اعلٰحضرت مجدد دین و ملت قدس سرہ العزیز و تالیفات تلامذہ حضور رحمۃ اللہ الغفور

دار الاشاعت جامعہ گنج بخش دربار داتا صاحب لاہور

قیمت ڈھائی روپے

نے تفریع کی ٹھہرائی۔ اس پر وہ شدید وعظیم نکیر فرمائی، کہ کج فہمی جاہل پر قیامت ڈھائی۔ اسی تفسیر میں فرماتے ہیں الخبر اذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی اللہ تعالٰی وھذا خطأ عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالٰی منزہ عن الکذب ومعلوم ان فتح ھذا الباب یقضی الی الطعن فی القرآن وکل الشریعۃ اھ ملخصًا یعنی جب خبریں خلف اللہ تعالٰی پر جائز رکھا جائے، تو بے شک کذب الٰہی کو جائز ماننا ہوگا، اور یہ سخت خطا ہے بلکہ قریب ہے کہ کفر ہو جائے، اس لئے کہ تمام عقلاء (یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ سمجھ والے کافر بھی) اتفاق کئے ہوئے ہیں، کہ باری تعالٰی کذب سے منزہ ہے اور معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید اور تمام شریعت میں طعن تک لے جائیگا، بس خدا کی شان ہی شان نظر آتی ہے کہ واضح روشن ایمانی اجماعی مسائل میں مدعیان علم ودیانت ورشد ومشیخت اغوائے عوام وتلبیس مرام کو یوں دیدہ ودانستہ کور مقری بن جاتے اور خوف خالق وشرم خلائق سب کو یک دست سلام کر کے ائمۂ دین پر یوں کھلے بہتان جیسے طوفان اٹھاتے ہیں ؎

چشم باز وگوش باز واین ذکا ٭ خیرہ ام در چشم بندے خدا

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

بس زیادہ کیا کہوں سوا اس کے کہ اللہ ہدایت دے آمین۔ تنبیہ نبیہ الحمد للہ تحقیق ذروۂ علیا کو پہنچی، اور عیاروں طراروں کی افترا بندی اپنی سزا کو اب صرف یہ امر قابل تنقیح رہا، کہ جب خلف بمعنے تبدیل کے استحالہ پر اجماع قطعی قائم اور بمعنے مساوی عفو بالاجماع جائز بلکہ واقع، تو علمائے مجوزین ومحققین مانعین میں نزاع کس امر پر ہے اقول وباللہ التوفیق وبہ العروج علی اوج التحقیق علی الخبیر سقطت ان منشاء نزاع اس اطلاق خلف کی تجویز ہے مجوزین نے خیال کیا کہ خلف وعید معاذ اللہ کسی عیب ومنقصت کا نشان نہیں دیتا بلکہ عفو وکرم پر دلیل ہوتا اور محل مدح وستائش میں بولا جاتا ہے، ولہٰذا جا بجا عرف عرب سے اس پر استناد کرتے ہیں قال قائلھم ؎

وانی وان اوعدتہ او وعدتہ ٭ لمخلف ایعادی ومنجز موعدی

تحقیق نفیس کہ مسئلہ خلف وعید کا ہے کس بحث کو خلف فرماتے ہیں